السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ضاد کا مخرج کیا ہے ؟ اگر اسے اصلی مخرج سے ادا کیا جائے تو اس کی آواز کس طرح ظاہر ہوگی۔ پاک وہند میں کئی لوگ اسے ظاء کے مشابہ پڑھتے ہیں جبکہ مخرج کے اعتبار سے ضاد اور ظاء کے تلفظ میں واضح فرق ہے۔ پہلے گروہ نے فتوی دیا ہے کہ دوسرے گروہ کے پیچھے نماز جائز نہیں یا اس طرح پڑھنے کی صورت میں کم از کم اجر وثواب میں کمی ضرور ہوجاتی ہے۔

تو اے گروہ علماء حق مبین! ضاد کے مخرج کو اس کے اور ظاء کے فرق کریں ضریعت کی روشنی مین اس مسئلہ کا حل بتائیں اور یہ فرمائیں کہ مذکورہ گروہوں میں سے کس کا موقف بنی بر حق وصواب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا : ضاد کا مخرج زبان کے دائیں یا بائیں کنارے سے یاء کے مخرج کے بعد اور لام کے مخرج سے پہلے داڑھوں کے ملنے والے حصہ سے ہے۔ ضاد کو منہ کے ابتدائی حصہ سے زبان کے قریب ترین کنارے سے نکالا جاتا ہے اور اس کی آواز دال مفخمہ اور ظاء معجمہ کے قریبا بین بین ہے لہذا ضاد کی جو آواز سوال میں ذکر کی گئی ہے وہ غلط ہے۔

ثانیا : جو شخص حرف ضاد کو اس کے صحیح مخرج سے نکالنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے واجب ہے کہ وہ اسے صحیح مخرج سے نکالے اور جو شخص ضاد کسی بھی دوسرے حرف زبان سے صحیح طور پر ادا کرنے سے عاجز ہو تو وہ معذور ہے اور اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن وہ اپنے جیسے یا اپنے سے کم تر لوگوں کی امامت کرواسکتا ہے۔ یاد رہے کہ ضاد اور ظاء کے تلفظ مین اس قدر معافی ہے جو کسی دوسرے حرف میں نہین ہے کیونکہ ان کا مخرج قریب قریب ہے اور نطق کے اعتبار سے دونوں میں تمیز کرنا مشکل ہے جیسا کہ اہل علم کی ایک جماعت نے وضاحت فرمائی ہے مثلا حافظ ابن کثیر نے سورہ فاتحہ کی تفسیر میں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص43

محدث فتویٰ